تعارف و تبصرہ کتب

فضائل قرآن	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
مرتب	جناب حفیظ الرحمٰن احسن
صفحات	۵۵!
قیمت	۲۵/۸
پتہ	البدر پبلی کیشنز، اردو بازار۔ لاہور

کسی زمانہ میں بانی جماعت اسلامی حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ہفتہ وار "درس حدیث" دیا کرتے تھے، ان دروس کا انداز تدریسی کے بجائے دعوتی ہوتا تھا، اس لیے وہ خاصے مقبول ہوئے۔ حدیث سے مولانا موصوف کے اس شغف، اور دلچسپی سے جہاں تفہیم الحدیث کے لیے نئی نئی راہیں کھلی ہیں وہاں اس واویلا اور غوغا کی بھی قلعی کھل گئی ہے جو حدیث کے سلسلے میں مولانا کے خلاف بلند کیا گیا تھا۔ ہاں بعض اعتبارات سے مولانا سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن ان کی حیثیت علمی سے زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس معاملہ میں وہ کافی حد تک احناف سے قریب ہیں۔ راقم الحروف نے ایک دفعہ مولانا سے کہا تھا کہ آپ تفہیم القرآن کی طرح تفہیم الحدیث کا سلسلہ بھی شروع کر دیں، انھوں نے جواب دیا تھا کہ صحت اور حالات اس کے اب متحمل نہیں رہے۔ تفہیم القرآن کے سلسلے میں جتنے وسائل سے کام لیا ہے، تفہیم الحدیث کے لیے ان سے دس گنا فرصت، صحت اور وسائل درکار ہیں، اسانید اور متون کے سلسلے کی ذمہ داریاں دیکھ کر حوصلہ نہیں پڑتا — بہرحال مولانا سے قریب رہ کر جو میں نے محسوس کیا ہے، وہ یہ ہے کہ: احادیث کی اہمیت، ضرورت اور شرعی حیثیت کے بارے میں، جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کا جو نظریہ ہے، بنیادی طور پر مولانا کا فکر ان سے مختلف نہیں ہے، بعض جزوی روایات "یا فقہی درایت" کے بعض پہلوؤں کے سوا ہمیں اور کہیں بھی ان کے فکر اور نظریہ میں جھول نظر نہیں آتا۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ فقہی درایت کے بارے میں، شروع میں مولانا

کے افکار میں جو تصلب تھا، اب اس میں بھی لچک پیدا ہو گئی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب "فضائل القرآن" مولانا کے انھیں دروس کا ایک مجموعہ ہے جسے جناب حفیظ الرحمان صاحب نے مرتب کیا ہے، گو بقول مرتب، اس کو مولانا کی تحریر کی حیثیت حاصل نہیں ہے تاہم ان کا تقریری مواد ٹیپ ریکارڈ کو ہی سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔

مولانا کے درس کا انداز یہ رہا ہے کہ وہ مشکوٰۃ سامنے رکھتے، حدیث کی عبارت پڑھ کر سناتے، ضرورت ہوتی تو اس کے مطابق اس صحابی کا مختصر تعارف بھی کرا دیتے جس سے وہ حدیث روایت کی گئی ہے، اس کے بعد اس کا ترجمہ، پھر اس کی عام فہم تشریح اور توضیح فرماتے تھے۔ آخر میں سامعین کو موقع دیتے کہ احادیث سے متعلقہ مباحث کے بارے میں سوالات کریں یا اور جو کچھ کوئی پوچھنا چاہے تو پوچھ لے۔ لیکن موجودہ مجموعے ان سوالات اور جوابات سے خالی ہیں اور یہ کمی راقم الحروف کو بالخصوص کھٹکتی ہے۔ درسِ حدیث کے لیے مولانا "مشکوٰۃ" کا درس دیتے تھے، یہ کتاب بھی اسی کے ایک باب کا ترجمہ ہے۔

مولانا کی "تفہیم الحدیث" کا یہ اسلوب خاصا معلوماتی، عام فہم اور دلکش ہے۔ جن حضرات نے مولانا کے یہ درس سنے یا اس سلسلے کے مرتب مجموعے ملاحظہ فرمائے ہیں، وہ ان دروس کا صحیح اندازہ کر سکتے ہیں۔ حدیث کے سلسلے میں مولانا کی تشریح، اسلوب بیان اور توضیح عصری زبان، تقاضوں اور احوال و ظروف کے عین مطابق ہے۔ اگر مولانا "احادیث" پر علمی اور تحقیقی کام کی گرانباری کے خوف سے اسے ہاتھ نہیں لگاتے تو حدیث کی کسی کتاب کے سلسلے میں "دعوتی انداز" پر کام کر جاتے تو کیا ہی اچھا ہوتا یا سیرت پر جو سلسلہ شروع کیا ہے، احادیث کو اسی حیثیت سے مدون فرما دیتے تو اس کی ضرورت تھی۔

زیر تبصرہ مجموعہ (۶۶) احادیث پر مشتمل ہے اور ہر حدیث ایک ذیلی عنوان سے شروع کی گئی ہے۔ گویا کہ (۶۶) عنوانوں سے متعلق مباحث اس مجموعہ میں آ گئے ہیں، جو حضرات قرآنِ حکیم کی جامعیت اور برکات کا صحیح اور علیٰ وجہ البصیرۃ شعور حاصل کرنا چاہتے ہیں انھیں اس مجموعہ کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے ——! بالخصوص ان علما اور اہلِ قلم دوستوں کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے جو بدلے ہوئے حالات کے مطابق تشریح و تعبیر کی ضرورت کا احساس کرتے ہیں تاکہ عصری تقاضوں کے مطابق "بیان و زبان" کے نئے اسلوب اختیار کرنے میں اس سے مدد لی جا سکے۔